

ہو جائے۔

سر، دماغ، زلف، عنبر بار وغیرہ کی مناسبت محتاج تشریح نہیں۔

۹۔ شرح : جب وہ مجھے چپکے چپکے آنسو بہاتے ہوئے دیکھتا ہے تو خود

ہنس کر محبوب کی شوخی گفتار کا بیان شروع کر دیتا ہے۔

اس شعر میں بھی رونے کے مقابل ہنسنا اور چپکے چپکے کے مقابل بیان شوخی گفتار

لائے۔

رقیب نے محبوب کی شوخی گفتار کا بیان یقیناً اس وجہ سے شروع کیا کہ عاشق

کے لیے اس شوخی گفتار سے بڑھ کر دلاویز و دلپسند چیز کوئی نہیں ہو سکتی تھی، لیکن

اس میں ستم ظریفی کا پہلو بالکل واضح ہے اور عاشق کی نظر اسی پر ہے۔ یعنی رقیب

یہ سب کچھ عاشق کو جلانے کی غرض سے کہہ رہا ہے۔

۱۰۔ لغات۔ سپاس : شکریہ

شرح : یہ پوری کیفیت بیان کر چکنے کے بعد مرزا فرماتے ہیں : اب بتائیے

آیا رقیب کی مہربانیوں کی شکایت کریں یا محبوب عاشق کو دکھ پہنچانے کی جس لذت

کا خوگر ہے، اس کا شکر بجالائیں؟

دشمن یعنی رقیب کی مہربانیاں بھی عاشق کے لیے شکایت ہی کا باعث ہوتی ہیں

کیونکہ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے، مقصود یہ ہوتا ہے کہ عاشق کو تکلیف پہنچے، اُس کا

دل دکھے اور محبوب کی آزار رسانی بھی ہر حال شکر ہی کا موجب ہوتی ہے۔

۱۱۔ شرح : اے غالب ! یہ غزل مجھے دل سے پسند آتی ہے، کیونکہ اس

کی ردیف میں بار بار دوست یعنی محبوب کا لفظ آیا ہے اور عاشق اس لفظ کی تکرار

سے بھی خوش ہوتا ہے۔